نگاہِ اولین

مدیر التحریر

گلگت بلتستان میں نئے پیکیج کے تحت انتخابات

گلگت بلتستان پیکیج کے اعلان کے بعد گلگت بلتستان میں ۱۲/ اکتوبر ۲۰۰۹ کے انتخابات بہت ہنگامہ خیز رہے۔ ملک کی اہم جماعتوں پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، (ق)، جمعیت علمائے اسلام اور کچھ آزاد امیدواروں کے علاوہ نو وارد ایم کیو ایم بھی شریک مقابلہ ہوئے اور ہر پارٹی کے زعماء نے علاقے کا انتخابی دورہ کیا۔ ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین نے حسب عادت ٹیلیفونک خطاب بھی کیا۔

آخری دنوں میں قائم مقام گورنر گلگت بلتستان کے علاوہ جناب وزیر اعظم صاحب نے بھی دورے کئے اور علاقے کی فلاح و بہبود کے ضمن میں بہت سارے اعلانات کیے۔ الغرض وزارت و مشیری اور ممبری وغیرہ کے لیے اعلان کردہ مراعات و سہولیات نے امیدواروں کی دلچسپیاں حد سے زیادہ بڑھا دیں۔ اس لیے ہر جگہ پُر امن انتخابات نے پُر خطر کا رخ دھار لیا۔ خبروں کے مطابق پولنگ بوتھوں پر ہاتھا پائی اور نقض امن کا مسئلہ بھی پیدا ہوتا رہا۔ اللہ اللہ کر کے یہ دن بھی گزر گیا مگر بے چینی کا غبار چھایا رہا اور طرح طرح کی افواہیں گرم سے گرم تر ہوتی رہیں۔ نتیجے کا اعلان ہوا تو پی پی پی نے دوگنی سیٹ لے کر میدان مار لیا تھا۔ دوسری پارٹیوں اور کچھ قومی و علاقائی اخبارات نے حکومت پر کھلی دھاندلی اور مختلف ہتھکنڈے استعمال کرنے کا الزام لگایا، مگر حکومت نے حسب توقع ان باتوں کی تردید کر دی۔

آج ہم مغربی جمہوریت کی نقل اتار رہے ہیں۔ یہی حقیقت میں آپس کے اختلاف و انتشار کا بڑا سبب بن رہا ہے۔ بعض علاقوں میں تا حال تلخیاں موجود ہیں، برادری اور گاؤں و محلے آپس میں بٹے ہوئے ہیں۔ یہی مروجہ جمہوریت کا شاخسانہ ہے کہ: **"کھائے کوئی بھرے اور کوئی"**

حکومتی پارٹی نے دوسری پارٹیوں کے ساتھ مفاہمانہ رویہ اختیار کر کے اچھے ماحول میں حکومت بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس طرح بلتستان سے پرانے پی پی پی کارکن جناب سید مہدی شاہ کو "وزیر اعلیٰ" ہنزہ سے وزیر بیگ کو "سپیکر" اور گلگت سے جناب جمیل احمد کو "نائب اسپیکر" منتخب کر لیا ہے۔ ابھی کابینہ کی تشکیل باقی ہے۔ ایک مقامی غیر جانبدار با صلاحیت گورنر کی تقرری کی بازگشت جاری ہے۔ وقت بتائے گا کہ قرعہ فال کس خوش قسمت کے نام نکلتا ہے اور کن کن کے بیل منڈھے چڑھ جاتے ہیں۔ **"آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا!"** **اللہ ہی جانے انجام گلستان کیا ہوگا۔**

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نیا پیکیج گلگت بلتستان کی تعمیر و ترقی کا ایک اہم ذریعہ بنے۔

روز افزوں دہشت گردی کے محرکات اور ہماری ذمہ داریاں

سیکرٹری

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبے میں قیامت تک برپا ہونے والے واقعات تفصیل سے بیان فرمائے......[مسلم کتاب الفتن ح:۲۲۔ ۲۵ عن أبی ذرؓ وأبی زید ؓ، ترمذی کتاب الفتن باب ۲۶ عن أبی سعید ؓ ۴/ ۴۱۹ وقال: حسن صحیح]

ارشادنبوی ہے:''والذی نفسی بیدہ لیأتین علی الناس زمان لایدری القاتل فی أی شئ قَتَل ولا یدری المقتول علٰی ای شئ قُتل۔''''اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر ضرور بضرور وہ دہشتناک زمانہ آئے گا کہ قاتل کو خود پتہ نہ ہوگا کہ اس نے قتل کا ارتکاب کیوں کیا اور مقتول کو علم نہیں ہوگا کہ اسے کس جرم میں موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔''[مسلم الفتن ح:۵۵ عن أبی ہریرۃؓ ۸/ ۳۴]

نائن الیون کی دہشت گردانہ سازش کے بعد اس فرمان نبوی کے عین مطابق دہشت گردی کی ایسی خطرناک لہر اٹھی کہ دشمنان اسلام اس کے ثمرات سمیٹنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ نیٹو کے ہر معقول ونا معقول حکم پر ''لبیک'' کا نعرہ لگانے والے خودسر فوجی وجمہوری حکمرانوں کے کندھوں پر سے **War against Tarriresm** کے نام پر آج تک جاری ''گرم جنگ'' نے اقوام عالم کو ہر دو جانب سے دہشت گردی وتخریب کاری کے سوا کچھ نہیں دیا۔

جبکہ مغربی میڈیا کے ذریعے مسلط کردہ ''سرد جنگ'' نے انسان سے سوچنے سمجھنے کی استعداد تک کو سلب کر لیا ہے۔ جبھی تو اسلام دشمن ہر برے واقعے کو طے شدہ منصوبے کے تحت مخصوص تنظیموں سے منسوب کرتے ہیں تو بلا چوں وچرا تسلیم کیا جاتا ہے، حالانکہ وہ کسی تحقیق کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ صرف اتنا تکلف کرتے ہیں کہ ''اب تک کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی ہے''...... پھر''......فلان نے اس کی ذمہ داری کا دعویٰ کیا ہے۔''

دیکھیے پاکستان کو نام نہاد القاعدہ اور طالبان کے خلاف آئے روز **Do more** کا حکم دیا جاتا ہے، جب کارروائی شروع ہوتی ہے تو نیٹو سرحدی چیک پوسٹوں کو بدست خود ختم کر دیتا ہے۔ **''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے!''** ڈرون حملے بے گناہ نہتے شہریوں کا قتل عام کرتے ہیں تو زبانوں پر تالے پڑ جاتے ہیں۔ طالبان کی ایک قسم کو تاک تاک کے نشانہ بناتے ہیں تو دبے لفظوں خراج تحسین کی صدا آتی ہے، لیکن ایک دوسری قسم کے طالبان کا یہ

حملے کچھ نہیں بگاڑتے ،حتیٰ کہ سرکاری مطالبے کے باوجود ان پر ہاتھ رکھا جاتا ہے تو کوئی صدائے احتجاج سنائی نہیں دیتی ۔ یہ تلخ حقائق اور روزمرہ کے مشاہدات اس تجزیے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں کہ عملی میدان میں تین قسم کے طالبان متحرک ہیں:

{1} ''حقیقی طالبان'' جو اپنے اہل علم قائدین کے احکام کے تحت اسلامی نظام زندگی کے نفاذ کے لیے اپنے خیال کے مطابق پرخلوص مجاہدین ہیں ۔ان کا نصب العین امریکہ اور نیٹو کے خلاف سر دھڑ کی بازی لگانا ہے۔ ہماری دانست کے مطابق یہ ہرگز ہرگز کسی بازار ،گلی کوچے ،مسجد یا کسی بھی مذہب کی عبادت گاہ میں دھماکے نہیں کرسکتے ۔ کیونکہ قرآن کی واضح تعلیمات کے مطابق ایک عام انسان کا بلاوجہ قتل پوری انسانیت کے قتل کی طرح سنگین جرم ہے ۔[دیکھو: التراث ١٤/٤٠-٤٨ ، ١٥/٢٧-٤٣] یہ لوگ پاکستان ،افغانستان ،عراق یا کسی اور مسلمان ملک کی سلامتی کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرسکتے ،اگرچہ کٹھ پتلی حکمرانوں سے انہیں کوئی محبت نہیں ہے۔

{2} طالبان کے نام پر بہت سارے ڈاکو اور قبائلی تعصب یا سیاسی انتقام کے جذبے سے مغلوب انتہا پسند لوگ بدامنی کی فضا کو راتوں رات دولت مند بننے اور بھڑکتے ہوئے غصوں کو سکون پہنچانے کے لیے غنیمت سمجھتے ہیں اور پوری طرح مصروف عمل ہیں ۔

{3} اسلام دشمن ممالک کے خفیہ اداروں کے ایجنٹ اور بلیک واٹر وغیرہ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے بارے میں چند سال قبل امریکی خفیہ اداروں کی پیش کردہ **''شر انگیز پیش گوئی''** کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر مصروفِ عمل ہیں......اور کرپٹ حکمران بھی کیری لوگر بل وغیرہ کی لالچ میں آکر ان کے جرائم پر پردہ ڈالنے پر مجبور ہیں۔

ان دشمنان اسلام کے آلہ کار مختلف قسم کے لوگ بنتے ہیں:

(1) **''مذکورہ بالا ایجنٹ ،لٹیرے اور انتہا پسند''** جنہیں یہ تنظیمیں اسلحہ ،ڈالر اور سرپرستی مہیا کرتے ہیں۔

(2) روز افزوں مہنگائی ،غربت اور بے روزگاری سے تنگ آکر **''خودکشی پر آمادہ بے بس و بے کس افراد''** عیاش حکمرانوں کی عوام دشمن پالیسیوں کی وجہ سے جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

(3) غیر اسلامی وخود ساختہ مغربی قوانین کے تحت **''سالہا سال تک مقدمات میں الجھے ہوئے پریشان حال افراد''** جو منصفانہ فیصلوں کے لیے تڑپتے تڑپتے ناامید ہوکر زندگی کی رنگینیوں سے بے رغبت ہوجاتے ہیں اور شاید ''مفت کی خودکشی'' پر ڈالروں کے بھاؤ ''خودکش بمبار'' بننے کو ترجیح دیتے ہیں۔

(4) بعید از امکان نہیں کہ ''اصلی طالبان میں سے بھی بعض سادہ لوح افراد'' خفیہ اداروں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر ان کے آلہ کار بن جاتے ہوں۔ تاریخ انسانیت یہود و نصاریٰ کی ایسی سازشوں پر شاہد ہے۔

اگر واقعی ان ''اصلی طالبان'' میں سے کوئی بندہ نادانستہ طور پر بھی دشمنوں کا پٹھو بن جاتا ہو تو وہ یقیناً ''نقلی طالبان'' سے کہیں زیادہ قابل مذمت اور ﴿خسر الدنیا و الآخرۃ﴾ کے مصداق ہیں۔

ہر مسلمان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اسلام دشمن قوتیں ان دہشت گردانہ وارداتوں سے متعدد فوائد حاصل کرتی ہیں:

{1} دین اسلام کو بدنام کر کے غیر مسلموں کو اسلام سے دور کرنے کی کوشش۔

{2} مسلمانان عالم کو لبرل (منافق) بنانے کی اجتماعی دعوت۔

{3} اسلام دشمن ممالک مثلاً اسرائیل اور انڈیا وغیرہ کی دفاعی قوت کو بڑھانے کا سنہری موقع۔

{4} دینِ اسلام کے مخلص اداروں اور خدمتگاروں پر وسائل حیات تنگ کرنے کا بہانہ۔

{5} کافروں کا آلہ کار بننے کی امید میں (جہاد مخالف) مذاہب مثلاً باطنیوں اور قبر پرستوں کے ساتھ حتیٰ کہ کافر قادیانیوں کے ساتھ بھی تعاون کر کے ''اسلام'' پر احسان جتلانا۔

{6} اسلامی ممالک کو بدامنی کے ذریعے اقتصادی بدحالی کا شکار بنا کر قدرتی وسائل پر قبضہ جمانا۔

{7} مسلمان ممالک کے درمیان نفرت اور انتقامی جذبات ابھارنا۔

{8} مسلم حکمرانوں اور مسلمان عوام میں عدم اعتماد کو فروغ دینا۔

پھر ''ایک عدد دہشت گردی'' سے بسا اوقات ''متعدد دہشت گردیاں'' جنم لیتی ہیں اور نتائج دین و وطن کے خلاف اور اسلام دشمنوں کی خواہشات کے عین مطابق برآمد ہوتے ہیں۔ مثلاً:

{1} مذہبی منافرت میں بھونچال۔

{2} سرکاری خفیہ اداروں کے خلاف عوام کا غیض وغضب۔

{3} پولیس اور فوج کے خلاف عدم اعتماد۔

{4} لٹیروں اور کرایے کے دہشت گردوں کے لیے انتقامی کارروائیوں کے نام پر مزید دہشت گردی کے مواقع۔

{5} بدامنی کے ''زریں مواقع'' پر چوری اور لوٹ مار کے عام مظاہرے۔